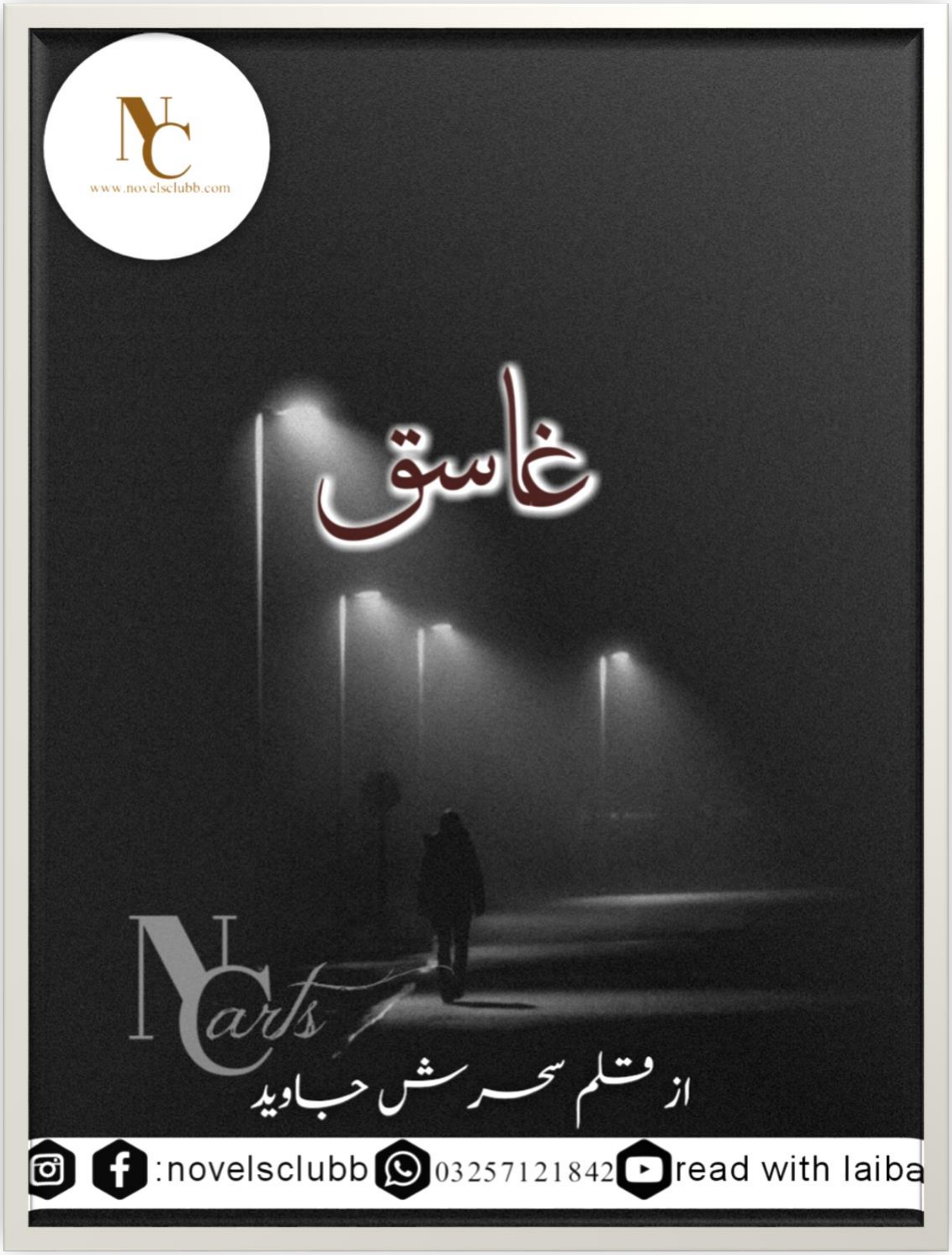
www.novelsclubb.com
غاسق
از قلم سحرش جاوید
:novelsclubb
03257121842
read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

غاسق

از قلم

سحرش جاوید

www.novelsclubb.com

یہ اس وقت کا قصہ ہے جب میں ابھی اپنے بچپن میں ہی جی رہی تھی کہ قسمت نے مجھے لا کر جوانی کی دہلیز پر کھڑا کر دیا اور جوانی کے آنگن میں میرا سامنا "محبت نامی بلا سے ہوا. وہ بلا میرے سامنے ایک "حسین دیوتا" کے روپ میں وارد ہوئی کہ اسکے سامنے آتے ہی میں اپنا "اصل "تک بھول گئی. یاد رہا تو بس اتنا کہ میں نے اپنے دیوتا کو راضی رکھنا ہے اس کے لیے چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے کچھ بھی چھوڑنا پڑے میں تیار تھی. میں وہ سارے اسباق بھول گئی تھی جو مجھے ان دیوتاؤں کے شر سے بچنے کیلئے پڑھائے گئے تھے. کہتے ہیں "عشق "انسان کو بیبا بنا دیتا ہے، لیکن مجھ پر اس نے الٹا اثر دکھایا. مجھے بیبا تو نہیں بنایا البتہ " باغی "ضرور بنا دیا تھا اب شاید تمہیں لگے کہ وہ محبت یا عشق تھا ہی نہیں اسی لیے مجھ پہ الٹا اثر ہوا لیکن میں اتنا وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ عشق "جیسا" ہی کچھ تھا. وہ میری دعاؤں کا "حاصل " تھا وہی دعائیں جن کی قبولیت پہ اب میں روتی ہوں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا مانگتے وقت

یہ ذہن میں رکھنا کہ وہ دعا قبول ہونے کے بعد تم پر کیا اثر کرے گی کہ تمہیں بعد میں اپنی ہی مانگی دعا کی قبولیت پر پچھتانا نہ پڑے.

مجھے وہ تمام لمحات آج بھی مکمل جزئیات کے ساتھ یاد ہیں جب میرے ساتھ وہ حادثہ پیش آیا وہی حادثہ جس نے میری زندگی ہی الٹ دی.

اس رات ہم ابّا کی بگڑتی ہوئی حالت کی وجہ سے ہسپتال میں ہی تھے. ابّا کو گھر سے ہسپتال لانے اور وہاں کے سارے انتظامات دیکھنے والا تُراب ہی تھا. وہی سب کو سنبھالے ہوئے تھا. امی ہسپتال کے پریئر روم میں تھی اور میں ہسپتال کی راہداری میں نصب بینچ پر بیٹھی رو رہی تھی جب وہ مجھے تسلی دینے کی غرض سے میرے پاس آیا.

"مد حو یار! ادھر دیکھو میری طرف انکل بالکل ٹھیک ہیں بس بلڈ پریشر تھوڑا ہائی ہو گیا تھا. اب تو وہ بالکل ٹھیک ہیں ویسے بھی ڈاکٹرز تھوڑی دیر میں انکل کو ڈسچارج کر دیں گے. اور پھر تم ان کا بہت سارا خیال رکھنا تو وہ اور بھی اچھے ہو جائیں گے. رونا تو بند کر و تمہارے یہ آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں" میں نے بے ساختہ اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ میرے سامنے زمین پر بیٹھا تھا اس کا ایک گھٹنا زمین کو چھو رہا تھا اور دوسرا گھٹنا اوپر کو اٹھا میرے گھٹنے سے مَس ہو رہا تھا میرے دونوں ہاتھ اس کے بائیں ہاتھ میں تھے اور اپنے دائیں ہاتھ سے وہ میرے آنسو صاف کر رہا تھا میں یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی اور یہی وہ لمحہ تھا جب میرے دل نے پہلی دفعہ اُسے پانے کی خواہش کی تھی. ہم دونوں خالہ زاد تھے اور ہماری بچپن سے ہی نسبت طے ہو چکی تھی لیکن ہم دونوں میں اتنی بے تکلفی کبھی نہیں رہی کہ وہ اس قدر استحقاق سے میرے پاس بیٹھ جائے. اسکا زیادہ تر وقت لندن میں گزرتا تھا اس

www.novelsclubb.com

رات بھی میں نے اسے دس سال بعد دیکھا تھا. اب وہ کہیں سے بھی پہلے والا ٹین ایجر تراب نہیں لگ رہا تھا بلکہ اٹھائیس سال کا خوبرو مرد تھا. گرے ٹراؤزر پر بلیک ہڈی پہنے وہ رف سے حلیے میں بھی پیارا لگ رہا تھا اسکے بال لاپرواہی سے ماتھے پر بکھرے تھے جو اب اس کی آنکھوں میں آرہے تھے جنہیں وہ وقفے وقفے سے ہاتھ سے پیچھے کر رہا تھا. اسے دیکھتے جانے کتنی گھڑیاں بیت چکی تھیں مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میں اس شخص سے پہلی بار مل رہی ہوں ہم دونوں ہی صم بکم بیٹھے تھے میں نہیں جانتی تھی کہ مجھے کیا کہنا چاہیے.

www.novelsclubb.com

"تم یہیں بیٹھو میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں پھر انکل کو لے کر گھر چلتے ہیں" اس نے میرا گال تھپتھپاتے ہوئے میری طرف تائیدی نظروں سے دیکھا میں نے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اثبات میں سر ہلا دیا. وہ میرے سامنے سے جا چکا تھا لیکن میں ابھی بھی اسی لمحے میں مقید تھی. کہتے ہیں ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے آپکی زندگی

کو بدلنے کیلئے اور میرے لیے وہ "یہی "لمحہ تھا جب میری زندگی نے ایک نیا موڑ لیا. مجھے پل بھر میں میری عمر کا احساس دلایا مجھ سے میرا بچپنا چھین لیا. اب میں وہ پہلی والی معصوم سی مدحیہ نہیں رہی تھی جو ہمہ وقت کسی نہ کسی شرارت کی تاک میں رہتی تھی اور اماں کی ڈانٹ کو خاطر میں نہیں لاتی تھی. اس ایک لمحے نے مجھے پل میں بڑا بنا دیا تھا. میں ہوش میں تب آئی جب اماں میرے کندھوں کو جھنجھوڑ رہی تھیں.

"مدحیہ بیٹا اب اٹھ بھی جاؤ کب سے تمہیں آوازیں دے رہی ہوں اور تم ہو کہ پتہ نہیں کن سوچوں میں غرق ہو تراب تمہارے ابّا کو گاڑی میں بیٹھا رہا ہے اب تم بھی جلدی چلو وہ بھی تھک گیا ہے کب سے بھاگ دوڑ کر رہا ہے" یہ کہتے ہوئے وہ مجھے بھی اپنے ساتھ باہر لے کر جا رہی تھیں.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ان دنوں ابا کی ناساز طبیعت کی وجہ سے تراب کا آنا جانا زیادہ ہو گیا تھا میں اماں ابا کی اکلوتی اولاد تھی سو مجبوراً ابا کو اپنے کام تراب کو ہی سونپنے پڑے۔ ہماری دوستی بھی پہلے سے زیادہ ہو گئی تھی۔ ہمارے درمیان اب جو تعلق بن چکا تھا وہ دوستی سے کچھ زیادہ ہی تھا اور اس میں بھی زیادہ ہاتھ اسی کا تھا وہ کافی بولڈ اور آزاد خیال تھا۔اس کی ساحرانہ باتیں مجھے مسمرائیز کر دیتی تھیں۔ وہ احساس بہت عجیب اور انوکھا سا تھا۔

میرے اس بدلاؤ کو اماں بھی محسوس کر چکی تھیں اور مجھے وارن بھی کر چکی تھیں انہیں میرا تراب سے اس طرح بے تکلف ہونا بالکل بھی پسند نہیں تھا لیکن جب وہ میرے سامنے آتا تھا مجھے اماں کی باتیں بھولنے لگتی تھیں اسکے ساتھ ہوتے مجھے کسی چیز کا ہوش ہی کہاں رہتا تھا وہ ساحر تھا جو مجھے اپنے جادو سے اپنا اسیر بناتا جا رہا تھا

○○○

www.novelsclubb.com

وہ جاتی سردیوں کے دن تھے جب میں اماں کے ساتھ لان میں بیٹھی دھوپ سینک رہی تھی اور موبائل چلاتے ہوئے اماں کی باتوں کا بھی جواب دے رہی تھی کہ تراب کا میسج آیا وہ ہمارے گھر آرہا ہے میں اماں کو اس کے آنے کی اطلاع دینے لگی.

"اماں تراب آرہا ہے"

"اب کیوں آرہا ہے وہ یہاں اب تو تمہارے ابا بھی اپنا کام سنبھال چکے ہیں. مجھے اسکا روز روز یہاں کے چکر لگانا اچھا نہیں لگتا. میں تمہیں اتنی دفعہ کہہ چکی ہوں اس سے اتنا بے تکلف ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کی حرکتیں ہی ایسی مشکوک لگتی ہیں مجھے کہ اب تو میرا بھی جی کھٹا ہونے لگا ہے اس سے اور تمہارے ابا بھی ایک دو دفعہ اس رشتے سے ناپسندیدگی کا اظہار کر چکے ہیں. میں تو سوچ رہی ہوں رخسار کو اس رشتے سے انکار کر دوں"

اماں تو نجانے اور بھی کیا کچھ کہہ رہی تھی لیکن مجھے تو بس ان کے یہ الفاظ ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے کہ "میں تو سوچ رہی ہوں رخسار کو اس رشتے سے انکار کر دوں"

"مدحو بیٹا تم سن رہی ہو نہ میں کیا کہہ رہی ہوں. دیکھو بیٹا میں جانتی ہوں تم اسے پسند کرتی ہو اور جس عمر میں تم ہو اس عمر میں یہ پیار، محبت ہونا فطری سی بات ہے اور ہر دفعہ ایسا بھی تو نہیں ہوتا نہ کہ آپ کو جو چیز پسند آئے وہ آپ کو مل جائے بعض دفعہ آپ سے اس چیز کا دور جانا ہی آپ کے حق میں اچھا ہوتا ہے. تراب میرا بھانجا ہے اور اس لحاظ سے مجھے وہ بہت عزیز بھی ہے لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ اچھا لڑکا نہیں ہے بہت بڑی غلطی کی تھی تمہاری اس سے نسبت طے کر کے اب

میں مزید غلطیوں کی مرتکب نہیں ہونا چاہتی. میں اپنی بہن کو خوش کرنے کیلئے تمہاری زندگی عذاب نہیں بنانا چاہتی"

"اماں آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں اسکے بغیر زندگی گزارنا... سوچ کے ہی میرا دم گھٹ رہا ہے اور آپ رشتہ ختم کرنا چاہتی ہیں اور آپ کو اس میں کیا مشکوک لگتا ہے یہی نا کہ وہ آپکی بیٹی سے ہنس کے بات کرتا ہے وہ آپ کی بیٹی کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرے رکھتا ہے وہ آپکی بیٹی کے خوش رہنے کا سبب ہے. اماں آپ کیوں نہیں سمجھ رہی میں اسکے بغیر نہیں جی سکتی اگر وہ مجھے نہ ملا تو میں مر جاؤں گی.

www.novelsclubb.com

میں ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ آئی اور خود کو کمرے میں بند کر لیا. اس روز میں نے زندگی میں پہلی دفعہ اماں سے اس طرح اونچی آواز میں بات کی تھی. آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے. مجھے یہی دھڑکا لگا تھا کہ میں

تراب کو کھو نہ دوں اس کو کھونے کا ڈر ہی سوہان روح تھا. روتے روتے میں کب سو گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا دوبارہ آنکھ دروازے پر دستک کی آواز سے کھلی تھی اس وقت میرے ذہن سے اماں سے ہوئی لڑائی محو ہو چکی تھی اور میں نے آنکھیں ملتے ہوئے دروازا کھولا. دروازے پہ تراب کھڑا تھا.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"سوری یار میں لیٹ ہو گیا میں آ ہی رہا تھا کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئ. لگتا ہے خالہ اپنے کمرے میں ہیں مجھے انہیں ڈسٹرب کرنا اچھا نہیں لگا اسی لیے تمہارے کمرے کی طرف چلا آیا"

"تراب......." اسے اپنے سامنے دیکھتے ہی مجھے کچھ دیر پہلے اماں کے ساتھ ہونے والی بحث یاد آگئی میری آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں.

"مدحو کیا ہوا ہے تمہیں تم رو کیوں رہی ہو خالہ نے کچھ کہا ہے کیا. یار اب تم مجھے پریشان کر رہی ہو اور تم اچھی طرح جانتی ہو مجھے تمہارا رونا بالکل پسند نہیں ہے پھر کیوں ان آنکھوں پر ظلم کر رہی ہو" اس نے مجھے لا کر بیڈ پر بٹھایا اور خود سٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر میرے سامنے بیٹھ گیا. میں اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپائے رو رہی تھی. نادانستہ میں اپنے آنسو اس سے چھپا رہی تھی جن کا سبب وہی تھا

"تراب میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی کسی بھی قیمت پر تمہیں کھونا نہیں چاہتی"

آنسوؤں کی وجہ سے میری آواز بھرائی ہوئی تھی

"مدحوبی بریویار! یہ رونا تو بند کرو اور مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے اور کس نے کہا تم سے کہ تم مجھے کھو دو گی" اس نے میرے ہاتھ میرے چہرے سے ہٹا کر خود پکڑ رکھے تھے جن کی پشت کو وہ اپنے انگوٹھوں سے سہلا رہا تھا

"کسی نے کچھ نہیں کہا وہ خواب دیکھا تھا تمہارے بارے میں بس اسی لیے ڈر گئی تھی"

www.novelsclubb.com

"مد ہو حد کرتی ہو تم بھی اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی پریشان کر دیا تھا. ایسی فضولیات سوچنا بند کرو کچھ نہیں ہوگا ان فیکٹ میں تو آج آیا ہی اسی لیے تھا کہ تم سے اس موضوع پہ کھل کے بات کروں"

"کیا مطلب......تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب تمہیں میری زندگی میں میری دلہن بن کے آجانا چاہیے" میں رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی اس کے چہرے کی مسکراہٹ، اسکی وہ بولتی ہوئی آنکھیں، اس کی وہ ہلکی ہلکی سی فرنچ داڑھی جو اس پہ بہت سوٹ کر رہی تھی بلاشبہ وہ بہت حسین تھا

"یار تم مجھے دیکھتے کہاں گم ہو جاتی ہو میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں"

"تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں یہ بات اماں ابا سے کرنی چاہیے"

"ان سے بھی بات کر لوں گا لیکن خالہ اور انکل سے بات کرنے سے پہلے ان کی بیٹی سے تو اجازت لے لوں......سو مِس مدحیہ کیا مجھے اجازت دیں گی کہ میں آپ کے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑ سکوں اور آپ کو مِس مدحیہ سجاد سے مسزِ مدحیہ تراب بنا سکوں"

"بس تمہیں ہی تو اجازت ہے"

www.novelsclubb.com

"آہ......مجھے تو لگا تھا تم باقی لڑکیوں کی طرح نخرے کرو گی پر تم تو بہت جلد مان گئی لیکن اچھا ہی ہوا ورنہ میں بہت ڈرا ہوا تھا کہ تم انکار ہی نا کر دو....بس اب میں اور تاخیر نہیں کروں گا آج ہی بات کرتا ہوں انکل سے اور پھر ماما کو بھی جلد ہی لے کر آؤں گا" اس کے جانے کے بعد میں قدرے ریلیکس ہو چکی تھی.

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

اسی رات ابا نے مجھے اپنے کمرے میں بلوایا. مجھے اندازہ تو تھا ہی کہ کس وجہ سے میری پیشی لگ رہی ہے اسی لیے میں خود کو ذہنی طور پر تیار کر چکی تھی.

"مدحیہ بیٹا!! آپ کو معلوم تو ہو گا کہ میں نے آپ کو کس لیے بلایا ہے. آج تراب نے مجھ سے آپ کے بارے میں بات کی تھی حالانکہ ایسی باتیں اس کے والدین کو کرنی چاہیئے شاید وہ بھول گیا ہے کہ یہ اس کا لندن نہیں ہے جہاں ایسے معاملات وہ خود ہی طے کرنے چلا ہے ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا ابھی آپ کے بڑے موجود ہے آپ کیلئے ایسے فیصلے کرنے کیلئے لیکن خیر! اب جب وہ بات کر ہی چکا ہے اور آپ کی نسبت بچپن سے ہی طے ہے لیکن!!!!!!"میں دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی ابا کے اس لیکن کے آگے چھپے الفاظ میرے لیے خوشی کی نوید ثابت ہوں مگر ان کے کہے الفاظ میری جان نکالنے کیلئے کافی تھے.

www.novelsclubb.com

"لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ کی شادی تراب سے ہو اور نہ ہی آپ کی ماں ایسا چاہتی ہیں" میں نے بے اختیار اماں کی طرف دیکھا جو میرے دیکھنے پر منہ پھیر گئیں.

"دیکھیں بیٹا ابھی آپ نادان ہیں آپ وہی دیکھ اور سمجھ رہی ہیں جو وہ آپ کو دیکھا رہا. ہم آپکے والدین ہیں آپکا برا تو نہیں چاہیں گے. ویسے بھی مجھے یہ بچپن کی منگنیوں سے ہمیشہ اختلاف ہی رہا ہے لیکن تب حالات ایسے تھے کہ میں آپ کی ماں کو منع نہیں کر سکا لیکن اب ایسا کچھ نہیں ہے سب نارمل ہے اور آپکی ماں بھی میرے اس فیصلے سے متفق......"میرے ضبط کی انتہا ختم ہو چکی تھی میں ابا کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر بول پڑی.

www.novelsclubb.com

"ابا بس کر دیں آپ کو اندازہ نہیں ہے آپ کی باتیں مجھے کتنا ہرٹ کر رہی ہیں. ابا آپ تو بچپن سے میری ہر خواہش پوری کرتے آئے ہیں نہ تو پھر آج جب بات میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کی ہے تو آپ مجھے اس سے منع کر رہے ہیں. میں نہیں جانتی آپ دونوں کو ایک دم سے اس رشتے سے اختلاف کیوں ہو گیا ہے

اور نہ ہی میں جاننا چاہتی ہوں بس میں اتنا جانتی ہوں اگر تراب نہیں تو کوئی بھی نہیں اور شاید مدحیہ بھی نہیں" اس وقت میں تراب کو پانے کیلئے کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے کو بھی تیار تھی. ابا غصے کو قابو کرتے ہوئے ضبط کی کس انتہا پر تھے اسکا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا اور اماں ایک طرف بیٹھی خاموش تماشائی کا کردار نبھا رہی تھیں انہوں نے میرے لیے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا وہ بس ہم باپ بیٹی کے اس روپ کو دیکھ رہی تھیں جسے پہلے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا.

"ٹھیک ہے مدحیہ جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا لیکن ایک بات یاد رکھنا جن گھروں کی بنیاد ماں باپ کو ناخوش کر کے رکھی جائے وہ کبھی مضبوط نہیں ہوتے. اب تم جا سکتی ہو"

ابا کے کمرے سے نکلتے ہوئے میں اماں ابا کی باتیں سن رہی تھی لیکن اس وقت کچھ بھی سمجھنے کی حالت میں نہیں تھی

"آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کیسے اس رشتے سے راضی ہو سکتے ہیں. اسے سمجھاتے تو سہی میری باتیں تو وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی ہے لیکن آپ کی بات تو سنے گی آپ اسے سمجھائیں"

"حمدہ بیگم! جب انسان کے ذہن کے دریچوں میں بغاوت پلنے لگے نہ تو انسان میں کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور بات جب اپنی اولاد کی ہو تو پھر ہم جیسے والدین اولاد کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم اپنی اولاد کو کھونے سے ڈرتے ہیں حمدہ اسی لیے اولاد کو "فتنہ" کہا گیا ہے جو والدین کو ایذا دیتے ہوئے ذرا پروا نہیں کرتی. حمدہ کیا آپ کو سورۃ الجاثیۃ کی وہ آیت یاد ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھلا آپ نے اس کو بھی دیکھا جو اپنی خواہش کا بندہ بن گیا اور اللہ نے باوجود سمجھ کے اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، پھر اللہ کے بعد اسے کون ہدایت کر سکتا ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے"۔

(سورۃ الجاثیۃ 23)

"بس آپ دعا کریں کہ جب وہ واپس اپنے اصل کی طرف لوٹے تو زیادہ خسارے کی حالت میں نہ ہو لوٹنا تو اسے ہو گا ہی، آخر جا بھی کہاں سکتی ہے."

اس رات ہم تینوں میں سے کوئی بھی نہیں سویا تھا خوشی کے باعث نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی میں جس مرحلے کو اتنا مشکل سمجھ رہی تھی وہ تو اتنی

آسانی سے طے پا گیا تھا. ہاں! مجھے ابا اور اماں کے رویے پر دکھ بھی ہو رہا تھا لیکن اس دکھ پر میری خوشی زیادہ حاوی تھی.

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

دو دن بعد ہی ہماری شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی تراب اب مزید پاکستان میں رکنا افورڈ نہیں کر سکتا تھا سو اسی لیے ہماری شادی کی تاریخ 15 دن بعد کی رکھی گئی تھی. اماں ابا کی اکلوتی اولاد ہونے کا فائدہ اٹھانا میں خوب جانتی تھی اسی لیے اماں ابا مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکے لیکن ابا مجھ سے اب پہلے کی طرح بات نہیں کرتے تھے. انہوں نے میرے سامنے ایک شرط رکھی تھی اور اسی شرط کی وجہ سے وہ راضی ہوئے تھے کہ میں شادی ہونے تک تراب سے ہر قسم کا رابطہ منقطع

رکھوں میں انہیں دوبارہ ناراض کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی سو فوراً مان گئی.
ویسے بھی بس پندرہ دن کی ہی تو بات تھی. ان دنوں میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں
تھا بالآخر مجھے وہ ملنے والا تھا جس کی مجھے چاہ تھی اور یہ "چاہ" دن بہ دن شدت
اختیار کرتی جا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میں اماں کے ساتھ شادی کی شاپنگ کیلئے مارکیٹ گئی تھی اور زیادہ دیر تک شاپنگ
کرنے سے اماں اور میں دونوں ہی تھک چکی تھیں اور بھوک سے بھی برا حال ہو رہا
تھا میں اماں کو لے مال کے ہی فوڈ کورٹ ایریا کی طرف چل دی. ویٹر کو آڈر لکھوا کر
ہم انتظار کرنے لگیں کہ میری نظر اپنے سامنے والے میز پر بیٹھی دو لڑکیوں پر پڑی

ان میں ایک لڑکی کی میری طرف پشت تھی اور دوسری لڑکی کا چہرہ بھی تھوڑا سا چھپا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ میں دیکھ سکتی تھی وہ موبائل پر ویڈیو دیکھ رہی تھی اور اس ویڈیو کی آواز مجھ سمیت اس کے آس پاس بیٹھے لوگ بخوبی سن سکتے تھے اس ویڈیو میں ایک لڑکی حدیث قدسی پڑھ رہی تھی

اے ابن آدم ایک تیری چاہت ہے

اور ایک میری چاہت ہے

ہو گا وہی جو میری چاہت ہے

اگر تو نے وہ کیا جو میری چاہت ہے

تو میں دوں گا تجھ کو

وہ بھی جو تیری چاہت ہے

اگر تو نے نافرمانی کی اسی کی

جو میری چاہت ہے

تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں

جو تیری چاہت ہے پھر

ہو گا وہ ہی جو میری چاہت ہے۔

یہ ویڈیو دیکھ کر اس نے موبائل رکھا اور مسکرانے لگی. شاید دوسری لڑکی نے بھی اس کی اس حرکت کو نوٹ کیا تھا تبھی وہ اس کے بے اختیار مسکرانے کی وجہ پوچھ رہی تھی. ہماری میز چونکہ بہت قریب تھی اسی لیے میں ان کی باتیں بنا کسی رکاوٹ کے سن سکتی تھی.

"یہ تم بلاوجہ کیوں مسکرائے جا رہی ہو"

"بلاوجہ تو نہیں مسکرا رہی، تمہیں پتہ ہے میں جب بھی اس حدیث کو سنتی ہوں نہ تو مجھے اللہ تعالیٰ پر اتنا پیار آتا ہے کہ میں بتا نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ بھی تو اپنے بندوں سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو وارن کرنے کا انداز دیکھو کس قدر خوبصورت ہے نا کوئی ڈانٹ نا کوئی طعنہ کتنے پیار سے سمجھاتے ہیں"

www.novelsclubb.com

"دیکھو اگر تو آسان لفظوں میں بتا سکتی ہو تو بتاؤ ورنہ تمہاری یہ مشکل باتیں میرے سر سے گزر رہی ہیں" میرا پورا دھیان ان دونوں کی طرف تھا میں اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھی کہ بس مسکرائے چلے جا رہی تھی۔ شاید وہ الفاظ کو ترتیب دے رہی تھی اسی لیے کچھ توقف سے بولی۔

"جتنا میں نے اس حدیث ک سمجھا ہے اس کے مطابق اللہؐ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اے میرے پیارے بندے جو تمہیں چاہئے میں اس سے خوب واقف ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں وہ چیز دے کر تمہیں دکھ دوں. اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتے نہ. اسی وہ کہہ رہے ہیں میری رضا میں راضی ہو جاؤ تو تمہیں اس چیز سے بھی بہترین چیز سے نوازوں گا. ورنہ......ورنہ پتہ کیا ہوتا ہے؟

"کیا ہوتا ہے؟" دوسری لڑکی نے فوراً پوچھا تو میرے سامنے بیٹھی لڑکی اسکی بے اختیاری پر مسکرانے لگی

"ورنہ پھر یہ ہوتا کہ اگر ہم باز نہیں آتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اسی چیز کے ذریعے واپس خود تک لے آتے ہیں لیکن اس طرح ہم اپنی منمانی کی وجہ سے اپنا نقصان کر چکے ہوتے ہیں"

"کیا مطلب ؟"

"اففففففففف یار کیسے سمجھاؤں میں تمہیں" وہ اپنے آس پاس نظر دوڑانے لگی تو اس کی نظر مجھ پہ پڑی اور مجھے دیکھتے ہی اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے کہنے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نے کبھی ڈیفوڈلز "Daffodils" دیکھے ہیں؟"اس کی مسکراہٹ کا مطلب میں سمجھ گئی تھی وہ مجھے دیکھ کر نہیں مسکرائی تھی بلکہ میرے کُرتے کے پرنٹ کو دیکھ کر مسکرائی تھی. میرے کُرتے کے دامن پر ڈیفوڈلز ہی پرنٹ ہوئے تھے.

"ہاں یار جس زمانے میں میں 9th میں تھی ناتب دیکھے تھے اور میری ٹیچر کو "ولیم ورڈزورتھ" سے پتا نہیں ایسی کیا عقیدت تھی کہ اس شاعر کا نام لیتے ہوئے تو ان کے منہ میں چاشنی گھلنے لگتی تھی"

"کتنا بولتی ہو تم، اچھا اب فرض کرو تم ماما سے ضد کر کے ڈیفوڈلز گھر میں لاتی ہو لیکن تم بس اس کی ظاہری خوبصورتی کو دیکھ کر اس سے متاثر ہوئی ہو. لیکن ماما اس کے ظاہر اور باطن دونوں سے واقف ہیں اسی لیے وہ تمہیں منع بھی کرتی ہیں لیکن

www.novelsclubb.com

تمہاری ضد کے آگے ہار جاتی ہیں اور تمہیں اس پودے کو گھر میں لانے کی اجازت دے دیتی ہیں پھر تم اس کی دیکھ بھال کرتی ہو اور اس کی دیکھ بھال کرتے ہوئے اس تمہاری باڈی کو افیکٹ (Lycorine , Oxalate) میں موجود کیمیکلز کرتے ہیں. اب ذرا یہ بتاؤ تمہاری اس حالت کو دیکھ کر ماما کا ری ایکشن کیا ہو گا؟

"ماما مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں گی اور ساتھ ساتھ مجھے کھری کھری سناتی جائیں گی......میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا اسکو گھر مت لاؤ یہ ٹاکسک ہے تمہیں نقصان پہنچائے گا لیکن تم میری سنتی کہاں ہو اپنی مرضی کرتی ہو بس اب انجام دیکھ لیا نا" وہ لڑکی اپنی ماں کا انداز اپنائے بتا رہی تھی اور میرے سامنے بیٹھی لڑکی اس کی اس حرکت کو انجوائے کر رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"ایگزیکٹلی میں بھی یہی کہنا چاہ رہی تھی کہ جب اللہؑ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کی رضا کو چھوڑ کر اپنی ضد اور خواہش کے پیچھے بھاگتے ہیں نہ تو ان کی وہ خواہش تمہارے اسی ڈیفوڈلز کی طرح انہیں نقصان پہنچاتی ہے تب انہیں اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کا احساس ہوتا ہے اور جن لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے نا پھر اللہؑ تعالیٰ ان کیلئے کہتے ہیں کہ :

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) آپ کہیے: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقینا اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔ یقیناوہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔" (سورت الزمر 53)

اور آخر میں ہمیں جانا تو اسی کی طرف ہوتا ہے بس فرق اتنا ہوتا ہے کہ اگر طوعاً اس کی طرف قدم بڑھا لیں تو خسارے سے بچ گئے اور اگر کرہاً گئے تو پھر حال تمہارے

جیسا ہی ہو گا اپنا نقصان کروا کے ہی ہمیں سمجھ آئے گی۔" آخری جملہ اس نے مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو تنگ کرنے کیلئے کہا تھا

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اس کے بعد وہ دونوں وہاں سے جا چکی تھیں لیکن اس کی باتوں نے مجھے بے چین کر دیا تھا۔ شادی کے دن قریب آتے جا رہے تھے لیکن اس کی باتیں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں میں چاہ کر خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔ شادی سے کچھ دن پہلے ہی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔ گھر میں مہمانوں کا رش ہونے کی وجہ سے میں کسی حد تک بہل چکی تھی۔ کزنز کے ساتھ رات دیر تک باتیں کرنا، ان کی تراب کے حوالے سے چھیڑ چھاڑ کرنا، سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔ شادی کے سارے فنکشنز

سیگریٹڈ تھے اسی لیے مہندی کا فنکشن گھر پہ ہی ارینج کیا گیا تھا. فنکشن کے بعد ساری کزنز بیٹھ کر فنکشن کے بارے میں ڈسکشن کر رہی تھیں کہ ایک کزن اپنا موبائل مجھے دکھانے لگی. سکرین پر تراب کی تصویر تھی جو اس نے کچھ دیر پہلے ہی اپلوڈ کی تھی. مجھے دکھانے کے بعد وہ باقی سب کزنز کو بھی دکھا رہی تھی اور سب اس پر تبصرہ کرنے لگیں. "تراب بھائی کچھ زیادہ ہی بولڈ ہیں، ہاں یار اگر یہ تصویر کسی بڑے نے دیکھ لی تو شاید ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا" اس طرح کے اور بھی جملے مجھے سنائی دے رہے تھے لیکن میں خاموش بیٹھی ان جملوں کو نظرانداز کر رہی تھی. کچھ دیر بعد میں تھکاوٹ اور نیند کا بہانا بنا کر کمرے میں چلی آئی حالانکہ وہ تصویر دیکھنے کے بعد نیند کا آنا ناممکن تھا. میں اپنے بیڈ پر بیٹھی وہ تصویر دیکھ رہی تھی اس تصویر میں تراب کے ساتھ اس کے دوست بھی تھے جن کے نقوش اور حلیے ظاہر کر رہے تھے کہ وہ تراب کے فارن دوست ہیں ان دوستوں میں لڑکیاں بھی تھیں جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ تراب سے کافی زیادہ بے تکلف ہیں ایک لڑکی نے تراب

www.novelsclubb.com

کی گردن میں اپنا بازو حائل کیا ہوا تھا اور تراب بھی کافی خوش نظر آرہا تھا. میری کزن ٹھیک کہہ رہی تھی تصویر ہمارے ماحول کے لحاظ کافی نازیبا تھی اور اگر کوئی بڑا دیکھ لے تو سچ میں مسئلہ کھڑا ہو سکتا تھا جو کہ میں نہیں چاہتی تھی. میں سوچ رہی تھی کہ اسے فون کر کے اس فوٹو کو ڈیلیٹ کرنے کا کہوں لیکن جانے کیوں میں نے نہیں کیا اور ایسے ہی موبائل پر سکرول کرنے لگی.

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

سکرولنگ کرتے ہوئے ایک ویڈیو کھل گئی اس ویڈیو میں سورت الفلق کی تلاوت ہو رہی تھی. میں اسے بار بار سنے جا رہی تھی. اس سورت کی تیسری آیت پڑھی جا رہی تھی.

"وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ" (3)

"اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے"

ابھی یہ آیت "ومن شر غاسق" تک پہنچی تھی کہ میرے موبائل کی گھنٹی بجنے لگی. فون پر "تراب کالنگ" لکھا آرہا تھا لیکن میرے دیکھتے ہی دیکھتے تراب کا نام "غاسق کالنگ" میں تبدیل ہو گیا. فون بج کر خود ہی بند ہو چکا تھا لیکن میری حالت غیر ہوتی جارہی تھی مجھے کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا گزشتہ دنوں کی بے چینی واپس لوٹ آئی تھی جسے میں بالکل ہی فراموش کر چکی تھی میرا سر درد سے بھاری ہو رہا تھا جیسے کسی نے اچانک ہتھوڑے سے ضرب لگائی ہو. میں اپنی حالت کو سمجھنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی کوشش کر رہی تھی کہ میرا فون دوبارہ بجنے لگا فون کرنے والا تراب ہی تھا اس دفعہ "تراب کالنگ" ہی لکھا آرہا تھا۔ پہلے جو ہوا اسے میں نے اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر دیا۔ ابا کی شرط کے بعد میں نے اب تک تراب سے ہر طرح کی بات چیت ختم کی ہوئی تھی لیکن اس وقت میری حالت ہی ایسی تھی کہ میں نے اس کا فون اٹھالیا۔

"تھینک گاڈ، تم نے فون تو اٹھایا تمہاری اس فضول سی شرط کی وجہ سے مجھے برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ جلدی سے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولو میں کب سے باہر کھڑا ہوں" میں نے فوراً سے پیشتر اسکی بات عمل کرتے ہوئے کھڑکی کھول دی اور وہ کود کر کمرے کے وسط میں میرے سامنے کھڑا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو جانتے ہو نا ابا نے منع......."

www.novelsclubb.com

"افففففففففففف یار بس کرو ایک تو میں اتنی مشکل سے سب کی نظروں سے بچ کر یہاں آیا ہوں اور تم ہو کہ مجھے ہی سنانے بیٹھ گئی ہو بہت ہی ظالم ہو تم تو...... خیر میرے پاس وقت کم ہے ان باتوں کیلئے ساری زندگی پڑی ہے ابھی تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں ہی لینے آیا ہوں" میرا موبائل میرے ہاتھ میں تھا وہ ویڈیو کال ختم ہوئی تھی جہاں وہی آیت لکھی نظر آ رہی (pause) ہونے کے بعد وہی رکی تھی "ومن شر غاسق اذا وقب" میں تراب کو سننے کی بجائے موبائل کو دیکھے جا رہی تھی میں کمرے میں موجود واحد صوفے پر آ کر بیٹھ گئی. تراب بھی فلور کشن پر میرے سامنے بیٹھ گیا.

"مدحو آر یو اوکے؟ میں کب سے بولے جا رہا ہوں اور تم ہو کہ موبائل کو گھورے جا رہی ہو ایسا بھی کیا دیکھ لیا ہے جو ایسے اسٹیچو بن گئی ہو"

"غاسق "........میرے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا تھا.

"کیا...مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم کیا کہہ رہی ہو اور یہ تم نے اپنی کیا حالت بنائی ہوئی ہے "

"ہا......ہاں مجھ سے کچھ کہہ رہے ہو کیا؟"

"مدحواب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو تمہارا دھیان کدھر ہے، میں کہہ رہا ہوں میرے ساتھ چلو تھوڑی دیر میں آجائیں گے کسی کو کچھ معلوم نہیں کو ہو گا"

www.novelsclubb.com

"میں ؟؟؟؟لیکن میں کیسے جاسکتی ہوں تمہارے ساتھ کل نکاح ہے اور......."

"تم چل رہی ہو کہ نہیں؟" وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھا، میں وہاں سے اٹھ کر کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوگئی جہاں آسمان پر چاند اپنی آب وتاب سے چمک رہا تھا. اسکی چمک اور خوبصورتی مجھے اپنی طرف کھینچ رہی تھی. اس رات میرا سامنا دو طرح کے غاسق سے ہوا تھا ایک وہ جو آسمان پر تھا جس کی چمک نے مجھے اپنے سحر میں لپیٹا ہوا تھا اور دوسرا میرے ساتھ مجسم کھڑا تھا میری زندگی پہ چھا جانے والا غاسق جسے میں سمجھ ہونے کے باوجود بھی پہچان نا سکی.

www.novelsclubb.com

پندار کے خوگر کو

ناکام بھی دیکھو گے

آغاز سے واقف ہو

انجام بھی دیکھو گے ؟

دکھتا ہوا دل لے کر

تنہائی میں کھو جانا

ترسی ہوئی نظروں کو

حسرت سے جھکا لینا

فریاد کے ٹکروں کو

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آہوں میں چھپا لینا

راتوں کی خموشی میں

چھپ کر کبھی رو لینا

مجبور جوانی کے

ملبوس کو دھو لینا

جذبات کی وسعت کو

سجدوں میں بسا لینا

www.novelsclubb.com

بھولی ہوئی یادوں کو

سینے سے لگا لینا

وقت کے ساتھ ساتھ زندگی بھی گزر ہی رہی تھی اور اتنی سہل گزر رہی تھی کہ مجھے خود پر رشک آتا تھا. ہماری شادی کو دو سال ہو چکے تھے. تراب میرے لیے ویسا ہی شوہر ثابت ہوا تھا جیسا میں نے اسے آئیڈیلائیز کیا تھا. میرا خیال رکھنے والا، مجھے سمجھنے والا ایک اچھا شوہر کہلانے والی ساری خوبیاں مجھے اس میں نظر آتی تھیں وہ مجھے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا. شادی سے پہلے مجھے جو خدشات ظاہر کروائے گئے تھے ویسا کچھ بھی نہیں تھا. اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمت سے نوازا تھا۔ جسکا نام میں نے "صالحہ" رکھا. میں ایک خوش و خرم زندگی گزار رہی تھی جس میں، میں تھی، تراب تھا اور ہماری بیٹی، ایک پرفیکٹ لائف جی رہی تھی جسکی مجھے خواہش تھی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

صالحہ کی پیدائش سے پہلے میں تراب کے ساتھ لندن میں ہی مقیم. لیکن صالحہ کی پری میچور برتھ کی وجہ سے مجھے پاکستان آناپڑاتب سے میں یہیں تھی.

www.novelsclubb.com

اماں کے فون پر بار بار اصرار کرنے کی وجہ سے میں صالحہ کو اماں سے ملوانے ان کے ہاں گئی تھی. واپسی پر خالہ نے مجھے جو خبر سنائی تھی وہ سن کر میں بیک وقت حیران اور خوش ہو رہی تھی.

"تراب آیا ہے؟اس طرح اچانک......مجھے تو اس نے اپنے آنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا"

"ہاں!...وہ سرپرائز دینا چاہتا تھا اسی لیے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا اس نے وہ تو دوپہر سے آیا ہوا ہے مجھے بھی تمہیں فون نہیں کرنے دیا کہہ رہا تھا ماما اس طرح سرپرائز خراب ہو جائے گا."

"مجھے آج اماں کی طرف جانا ہی نہیں چاہیے تھا پتہ نہیں کیا سوچتا ہو گا"

"کوئی بات نہیں بیٹا تمہیں کونسا اس کے آنے کی خبر تھی اب جاؤ شاباش کمرے میں وہ انتظار کر رہا ہو گا اور صالحہ کو بھی لٹا دو تھک گئی ہے شاید اسی لیے فوراً سو گئی ہے" صالحہ خالہ کی گود میں جاتے ہی سو چکی تھی میں اسے لے کر کمرے میں چلی گئی.

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم ہز بینڈ ڈیئر سٹ ! تھینکس فار دس پلیزینٹ سرپرائز" صالحہ کو بیڈ پہ لٹاتے ہوئے میں اس کے موڈ کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی جو بیڈ پر نیم دراز تھا. ایک بازو آنکھوں پہ تھا. ٹانگیں لمبی کیے ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے

قینچی بنائے ہلا رہا تھا. میری آواز سن کر وہ ایک دم جھٹکے سے اٹھا. اسے دیکھ کر میرے چہرے پہ مسکراہٹ رینگنے لگی.

"وعلیکم السلام وائفی ڈیئر سٹ! مجھے تو لگا تم شاید بھول چکی ہو کہ تمہارا ایک عدد سسرال بھی ہے. سرپرائز کی خوب کہی تم نے الٹا میں ہی سرپرائز ہو گیا تھا تمہیں یہاں غیر موجود پا کر" میں بیڈ کی دوسری طرف جا کر اس کے سامنے بیٹھی تھی وہ بھی اپنی ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھا تھا میں اس کی باتیں نظر انداز کیے اسے دیکھے جا رہی تھی یہ وہ تراب تو نہیں تھا جسے میں وہاں چھوڑ کے آئی تھی یہ کہیں سے بھی پہلے والا تراب نہیں لگ رہا تھا. یہ تو کافی زیادہ کمزور ہو چکا تھا.

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو تمہارا ہی شوہر ہوں"

"اونہوں.....میں دیکھ رہی ہوں کیا واقعی مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو کہ میرے ہجر میں تم نے اپنا یہ حال بنالیا ہے "میری بات سننے کے بعد اس کا فلک شگاف قہقہ کمرے میں گونج رہا تھا

"آہستہ ہنسو صالحہ اٹھ جائے گی اسے اتنے شور کی عادت نہیں ہے "میں نے اسے چپ کروانے کی غرض سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تو مجھے احساس ہوا وہ بخار میں پھنک رہا ہے

"تراب تمہیں تو اتنا تیز بخار ہے"

"شاید!...ٹریول کرنے کی وجہ سے ہو گیا ہے آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا"

وہ میرے پاس سے اٹھ کر صالحہ کے پاس جا کھڑا ہوا اور اسے سوتے میں ہی پیار کرنے لگا.

"کھانا کھایا تم نے؟"

"سوچا تھا جا کے بیوی کے ہاتھ کا بنا کچھ اچھا سا کھاؤں گا لیکن ہماری ایسی قسمت کہاں"

"ویری فنی....بیوی کو بتا کے آنا چاہیے تھا نا...تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لے کر آتی ہوں"

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

تراب کو آئے ایک ہفتے سے زیادہ دن بیت چکے تھے لیکن وہ یہاں سب کے ساتھ ایڈ جسٹ نہیں ہو پا رہا تھا وہ سب کے ساتھ کھنچا کھنچا سا رہتا تھا. پوچھنے پر یہی جواب ملتا کہ اسے اکیلے رہنے کی عادت ہے اور کام کی فرسٹریشن ہے. باقی سب تو مطمئن ہو گئے تھے لیکن مجھے کچھ کھٹک رہا تھا. اتنا تو میں جانتی تھی وہ ٹھیک نہیں ہے اور کچھ چھپا رہا ہے لیکن کیا چھپا رہا ہے یہ نہیں جانتی تھی.

"تم سوئی نہیں ابھی تک ؟"میں بیٹھی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب وہ اچانک کمرے آیا.

"ففففففففففف تراب تم نے توڑا ہی دیا ہے مجھے، کہاں تھے اب تک میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی"وہ المارى میں کوئی فائل رکھ رہا تھا میری بات کو سرے سے ہی نظر انداز کرتا باتھ روم میں گھس گیا. میں اس کیلئے کھانا لینے چلی گئی میرے آنے تک وہ فریش ہو چکا تھا. کھانا کھاتے ہوئے میری نظر اسکے ہاتھ پر پڑی جہاں اسکی انگلیوں کے درمیان سرخ بنے تھے نشان تھے.

"تراب یہ کیسے نشان ہیں ؟"میں کھانا چھوڑ کر اسکا ہاتھ تھامے بغور ان کا جائزہ لینے لگی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ......شاید سکن ریش ہو گیا ہے مجھے یہاں کا موسم راس نہیں آتا" وہ ہاتھ چھڑا کر دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا.

"اچھا سنو میری پرسوں کی فلائٹ ہے ذرا پیکنگ وغیرہ دیکھ لینا" وہ یہ بات ایسے بتا رہا تھا جیسے کوئی نیوز کاسٹر بے تاثر چہرے کے ساتھ معمول کی بات بتا رہا ہو.

"کیا مطلب... تم پرسوں جا رہے ہو واپس؟ اتنی جلدی......اس طرح اچانک؟ اور ہم دونوں.... ہم بھی تمہارے ساتھ جا رہی ہیں نا"

"ارے دم تو لو ایک ساتھ اتنے سوال......اچھا سنو اب اچانک اس لیے مجھے آفس سے فون آیا ہے جانا ضروری ہے،دوسرا تم دونوں ابھی کچھ عرصہ یہیں رہو صالحہ ابھی کافی چھوٹی ہے اور میں رسک نہیں لینا چاہتا تم وہاں اکیلے ہم دونوں کو مینج نہیں کر پاؤ گی. فل الوقت تو بس میں ہی جا رہا ہوں"

"لیکن تراب......"اس نے ہاتھ سے مجھے خاموش رہنے کا ااشارہ کیا.

"میں یہ لیکن ویکن نہیں سنو گا مدحو،پلیز سمجھنے کی کوشش کرو اب میں بحث نہیں کرنا چاہتا...میں بہت تھکا ہوا ہوں اور میرے سر میں بھی شدید درد ہے" وہ اپنی سنا کر سونے لیٹ چکا تھا. میں نے بھی اسکی خراب طبیعت کی وجہ سے ڈسٹرب نہیں کیا.

○○○

کل تراب کی فلائٹ تھی اسی سلسلے میں اماں تراب سے ملنے آئی ہوئی تھیں سب نیچے لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے اور میں کمرے میں بے دلی سے اس کی پیکنگ کر رہی تھی اس کے کپڑے رکھنے کے بعد اسکی باقی ضروری چیزیں رکھتے ہوئے ایک فائل سے چند پیپر نیچے سرک گئے. میں سامان کو بیڈ پہ رکھ کر وہ چند اسٹیپل (staple) پیپر اٹھانے کیلئے جھکی. وہ چند اسٹیپل (staple) ہوئے پیپرز تھے. انہیں سیدھا کرتے ہوئے میں سب سے اوپر والے صفحے پر بنے سرخ نشان کو دیکھ کر ٹھٹکی وہ کوئی میڈیکل رپورٹ تھی. کس کی میڈیکل رپورٹ تھی میں یہ پتہ کرنے کیلئے پڑھنے لگی. رپورٹ پڑھنے کے بعد مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے ہوا سے ایک دم آکسیجن ختم ہو

گئی ہو مجھ سے سانس لینا دشوار ہو رہا تھا میں صدمے سے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی. میں وہ رپورٹ دوبارہ پڑھنے لگی شاید مجھ سے پڑھنے میں غلطی ہو گئی ہو لیکن نہیں وہ صفحات مجھ سے چیخ چیخ کر میری بات کی نفی کر رہے تھے

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تراب ایسا نہیں کر سکتا" میں بار بار خود کو باور کروانے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایسا کچھ نہیں ہے تراب ایسا نہیں ہے وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا. جانے مجھے ایسے بیٹھے کتنی گھڑیاں بیت چکی تھیں جب تراب دھڑام سے دروازا کھول کے اندر آیا میرے ہاتھ میں رپورٹ دیکھ کر وہ شاک ہوا تھا اس کے تاثرات نے اس بات پر مہر لگا دی کہ اس رپورٹ میں جو لکھا ہے وہ بالکل سچ ہے

"دیکھو مدحومی......."

"بس تراب مجھے کوئی صفائی مت دینا. اب سمجھ میں آیا تم ہم سے اتنے کھنچے کھنچے کیوں رہتے تھے تم چاہتے تھے ہمیں پتہ نا چلے کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو لیکن دیکھو جو چھپا رہے تھے وہ تو پھر بھی آشکار ہو گیا"

"مد حو دیکھ...."

میں نے کہا نا بسسسسسسسس!!! میں کچھ نہیں سننا چاہتی" میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا. تراب میری طرف بڑھ رہا تھا جسے میں خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی میری آنکھیں بار بار کھلتی اور بند ہو رہی تھیں. خالہ صالحہ کو اٹھائے کمرے میں آئی تھیں ایک شور سا برپا ہو گیا تھا. اماں، تراب، خالہ، صالحہ

www.novelsclubb.com

سب کی آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں ان سب کی آوازوں میں ایک آواز اور بھی تھی وہ آواز ان سب کی آوازوں پر حاوی ہو رہی تھی وہ آواز کس کی تھی مجھے یاد نہیں آرہا تھا لیکن وہ یہی دہرائے جارہی تھی

"میں تھکا دوں گا تم کو اس میں جو تمہاری چاہت ہے، پھر بھی ہوگا وہی جو میری چاہت ہے"

آہستہ آہستہ سب تاریکی میں ڈوب گیا تھا. یا سچ کہوں تو اس دن میری زندگی پہ چھائی تاریکی چھٹ گئی تھی.

○○

www.novelsclubb.com

میں جب ہوش میں آئی میں نے خود کو اپنے بیڈ پر موجود پایا اماں میرے ساتھ بیٹھیں جانے کیا پڑھ کر پھونک رہی تھیں اور ابا صوفے پر بیٹھے تھے دونوں کے چہروں سے میرے لیے فکر نمایاں ہو رہی تھی۔ اماں مجھے ہوش میں آتے دیکھ خوش ہوئیں اور مجھے تسلی دینے لگی۔ میں ساکت و جامد چت لیٹی چھت کو گھورے جا رہی تھی۔ میرا دھیان اماں کی باتوں کی طرف نہیں تھا میرے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے والا منظر گھوم رہا تھا میں اس وقت بہت سارا رونا چاہتی تھی لیکن میرے آنسو خشک ہو چکے تھے۔ ابا خاموشی سے میرا چہرہ تک رہے تھے۔ اماں مجھے صبر کرنے کو کہہ رہی تھیں لیکن کس لیے؟ کمرے کے دروازے پر ہونے والی دستک نے ہم تینوں کو متوجہ کیا۔ دروازے پر تراب صالحہ کو اٹھائے کھڑا تھا۔ مجھے برسوں پہلے کا منظر شدت سے یاد آیا تھا جب میں نے پہلی دفعہ اماں سے اونچی آواز میں بحث کی تھی تب بھی تراب اسی طرح دروازے آن کھڑا ہوا تھا اور آج بھی اسی طرح کھڑا تھا۔ لیکن اس دفعہ اسکے ساتھ میری بیٹی بھی تھی بہت کچھ بدل چکا

www.novelsclubb.com

تھا. مگراس دفعہ مجھے اس کی طرف نہیں جھکنا اگراب بھی اس کے آگے جھک گئی تو مرتد کہلاؤں گی.

اسے دیکھتے ہی ابا کمرے سے جا چکے تھے اماں کے چہرے سے بھی ناگواری ظاہر ہو رہی تھی لیکن وہ مجھے اکیلا چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھیں

"خالہ مجھے مدحو سے بات کرنی ہے"

www.novelsclubb.com

"کیا تمہیں اسکی حالت دیکھ کر بھی احساس نہیں ہو رہا چند گھنٹوں میں ہی تم نے میری بیٹی کا یہ حال کر دیا ہے جاؤ میاں یہاں سے اس نے تم سے کوئی بات نہیں کرنی" میں اماں اور تراب کی باتیں سن رہی تھی لیکن بول کچھ نہیں رہی تھی میری

نظریں صرف صالحہ پر ٹکی تھیں جو مجھے دیکھ کر میرے پاس آنے کیلئے مچل رہی تھی.

"اماں آپ صالحہ کو لے کر باہر جائیں میں اس سے آخری دفعہ بات کرنا چاہتی ہوں" میری بات سن کر اماں ناچاہتے ہوئے بھی صالحہ کو لے کر جا چکی تھیں.

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

www.novelsclubb.com

تراب ابا کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھا تھا میں بھی بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی اور میرے دونوں ہاتھوں نے بیڈ کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا

"تراب مجھے صرف اتنا بتا دو میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ کیا میں تمہارے لیے کافی نہیں تھی جو تم......." میں نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تراب ان ادھورے الفاظ کے آگے چھپے الفاظ اچھی طرح جانتا تھا.

"مدحو مجھے لگا تم میرا ساتھ دو گی لیکن تم بھی باقی سب جیسی ہی ہو خیر ! یہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے جتنا تم سب نے بنالیا ہے"

"تراب تم ہوش میں تو ہو تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو تمہیں "ایڈز" ہے اور تم کہہ رہے ہو یہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے مجھے تو خود سے گھن آنے لگی ہے میں کیسے اتنے عرصے سے تمہارے ساتھ رہ رہی تھی"

"مدحواب تم بات فضول میں بڑھا رہی ہو... میں ریکور کر تو رہا ہوں... پھر کیا مسئلہ ہے مجھے تو لگا تھا تم مجھے سمجھتی ہو پر میں غلط تھا"

"ہاں.... ٹھیک کہا تم نے مجھے بھی ایسا ہی لگتا تھا لیکن صحیح معنوں میں تو میں اب تمہیں سمجھی ہوں اتنے عرصے سے تم نے مجھے دھوکے میں رکھا ہوا تھا اب ہی تو وہ دھندلاہٹ ختم ہوئی ہے"

"کیسا دھوکہ ؟......میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا مدحیہ...ان فیکٹ میں نے تو شادی سے پہلے ہی تم پر واضح کر دیا تھا کہ میں کس دنیا کا باسی ہوں... تم میری نیچر کو اچھی طرح جانتی تھی مجھ سے شادی کرنا تمہاری اپنی چوائس تھی میں نے زبردستی تمہیں نہیں کہا تھا کہ مجھ سے شادی کرو....دیکھو مدحو میں تمہیں بلیم نہیں کر رہا لیکن تم اب زیادہ جذباتی ہو رہی ہو اور یہ تم نے ابھی خالہ سے یہ کیوں کہا

کہ تم مجھ سے آخری دفعہ بات کرو گی... تھوڑا پریکٹیکل ہو کر سوچو جذبات میں آکر کوئی الٹا سیدھا فیصلہ نہ کر بیٹھنا... صالحہ کے بارے میں سوچو......" اسکے الفاظ میرے منہ پر طمانچے کی طرح لگ رہے تھے وہ بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اسے میں نے خود اپنے لیے چنا تھا. مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے پیروں کے نیچے نہ زمین رہی ہے نا سر پہ آسمان. میرا وجود ہوا میں معلق ہے ایسے جیسے نہ اوپر والوں میں میری کوئی عزت ہے نا نیچے والوں کے قابل رہی ہوں. میرا وجود ان دونوں کے درمیان کہیں اٹک گیا ہے... جسے کوئی جائے پناہ نہیں مل رہی نا کوئی سہارا میسر ہے

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"مدحیہ بیٹا صالحہ روئے جا رہی ہے اب تو تمہارے ابا بھی برہم ہو رہے ہیں" اماں کی آواز مجھے واپس نیچے کھینچ لائی جیسے اماں نے مجھے مضبوطی سے پکڑ کر گرنے سے بچا لیا ہو. مجھے مضبوط سہارا مل گیا ہو.

"اماں اسے فیڈر دے کر سلا دیں میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی"

"ابھی بھی عقل نہیں آئی اس لڑکی کو" اماں غصے سے بڑبڑاتی ہوئی واپس چلی گئیں.

"تراب کیا میں نے تمہیں کبھی بتایا ہے کہ تم سے محبت کرنے کی ایک بڑی وجہ تمہارا نام بھی ہے"

www.novelsclubb.com

"میرا نام؟؟؟........اٹس اسٹرینج"

"ہاں تمہیں عجیب ہی لگے گا لیکن ایسا ہی ہے کیا تمہیں اپنے نام کا مطلب معلوم ہے؟"

آف کورس.....اٹس مین ارتھ "earth"

"ہنہہ.....گوروں کا اثر سر چڑھ کے بول رہا ہے...سو واضح ہوا کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائیں اس کیلئے کہیں نور نہیں"

www.novelsclubb.com

"آج تمہیں اللہ کی باتیں یاد آرہی ہیں....انٹرسٹنگ "اس کا لہجہ مضحکہ خیز تھا.میں اس کے طنز کو اگنور کر کے اپنی کہے جارہی تھی.

"مجھے تم سے تو محبت دو،ڈھائی برس پہلے ہوئی تھی لیکن تمہارے نام سے محبت مجھے اس وقت سے ہے جب میں تیرہ 13 سال کی تھی جب مجھے ابا نے تمہارے نام کی گہرائی بتائی تھی"

"چلو آج تمہیں میں اپنے بچپن کا ایک قصہ سناتی ہوں"وہ دم سادھے مجھے سن رہا تھا

ایک روز ابا کسی سورت کی تلاوت کر رہے تھے اس سورت میں تمہارا نام آیا جسے سن کر میں خوشی سے چہکنے لگی کہ میرے کزن کا نام قرآن پاک میں موجود ہے میں ابا سے تمہارے نام کا مطلب پوچھنے لگی تب انہوں نے مجھے تراب کا مطلب "مٹی" بتایا تھا. جسے سن مجھے بہت برا لگا تھا کیونکہ مجھے مٹی ذرا بھی پسند نہیں تھی مٹی سے میرے کپڑے گندے ہو جاتے تھے اور مجھے اماں سے ڈانٹ سننا پڑتی تھی. مٹی سے میری مراد "گندگی" تھی. ابا بھی میرے چہرے پر مایوسی دیکھ چکے تھے انہوں نے قرآن پاک بند کر کے رکھا اور مجھے لے کر کچن میں چلے گئے ان کے ہاتھ میں ایک ٹارچ بھی تھی انہوں نے برنر جلایا اور ٹارچ کی روشنی آگ کے سامنے کی اور مجھے دکھانے لگے روشنی آگ میں سے گزر کر دیوار تک جا رہی ہے پھر انہوں نے ایک بڑی پانی والی بوتل میں پانی جمع کیا اس پر بھی ٹارچ کی روشنی ڈال کر مجھے دکھانے لگے روشنی پانی کو چیرتی ہوئی بوتل کے آخر تک پہنچ چکی تھی حتیٰ کہ اسکا پیندا صاف نظر آ رہا تھا. پھر وہ مجھے لے کر باہر لان میں آئے اور ایک کیاری کے

www.novelsclubb.com

پاس مجھے کھڑا کیا خود وہ کیاری کے بالکل ساتھ بیٹھے تھے اسی طرح انہوں نے ٹارچ کی روشنی مٹی پر ڈالی اور مجھ سے پوچھنے لگے

"مدحیہ بیٹا روشنی کہاں گئی؟میں نے نا سمجھی سے ابا کو جواب دیا.

"ابا روشنی تو مٹی میں گم ہو گئی ہے"میری بات سن کر ابا مسکرانے لگے پھر ابا نے روشنی کی سمت میری طرف کی ٹارچ کی روشنی میری آنکھوں میں پڑنے لگی.

"اب ذرا یہ بتائیں کہ اس روشنی اور آپکے درمیان کیا ہے؟"میں الجھی الجھی سی ابا کو جواب دے رہی تھی

www.novelsclubb.com

"کچھ بھی تو نہیں ہے یہ ڈائیریکٹ میری آنکھوں میں جا رہی ہے" میں نے آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا ہوا تھا

"نہیں بیٹا روشنی اور آپکے درمیان "ہوا" موجود ہے، ابھی آپ نے دیکھا نہ یہ روشنی آگ میں سے گزر کر دیوار تک جا رہی تھی اور پانی میں گزر کر بوتل کے آخر تک جا رہی تھی اور ہوا کو بھی با آسانی کراس کرتی ہوئی آپ تک پہنچ گئی تھی لیکن صرف مٹی میں سے روشنی نہیں گزر سکی آپ کے مطابق وہ مٹی میں ہی گم ہو گئی تھی"

www.novelsclubb.com

"اچھا اب یہ بتائیں کہ ہم کس چیز سے بنے ہیں؟" ابا کے چھوٹے چھوٹے سوال جاری تھے

"ابا ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنایا ہے نا" میں معصومیت سے ابا کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی

"ہاں بے شک ہم مٹی سے بنائے گئے ہیں.....اب یہ بتائیں کہ قرآن پاک کہاں محفوظ ہے؟"

"وہ تو قرآن پاک میں ہی محفوظ ہے نا ابا... مطلب کتاب میں ہی محفوظ ہے" میری اس بات پہ ابا تھوڑا اونچی آواز میں ہنسنے لگے.

"مدحیہ بیٹا قرآن پاک کو مٹی میں محفوظ کیا گیا ہے"

"کیا مطلب ابا......قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے نا تو پھر وہ مٹی میں کیسے محفوظ ہو سکتا ہے؟"

"مدحیہ بیٹا مٹی صرف وہی نہیں ہے جسے آپ ابھی لان میں دیکھ رہی ہیں ابھی آپ نے کہا نا کہ ہم بھی مٹی سے ہی بنے ہیں. مٹی سے مراد ہم بھی ہیں یعنی "انسان" اور قرآن پاک انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہے. آپ کو بھی چند سورتیں زبانی آتی ہیں نا تو وہ سورتیں کہاں محفوظ ہیں آپ کے اندر...ہے نا؟؟؟" میں نے ابا کی تائید کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا.

"قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کا نور ہے. نور کا مطلب روشنی ہوتا ہے... آپ کو بتاؤں کہ سوائے مٹی کے اور کسی چیز میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے اندر جذب کر سکے. کسی اور میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ قرآن پاک کو خود میں محفوظ کر سکے اسی لیے قرآن پاک کو انسان یعنی مٹی مطلب تراب کے سینے میں محفوظ کیا گیا ہے اب سمجھ میں آئی مٹی میں کتنی طاقت ہوتی ہے. آگ، پانی، اور ہوا نور کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اب رہ گئی خاک تو صرف وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے اندر محفوظ کر لے. کیا اب بھی آپ مٹی کو ناپسند کریں گی؟"

www.novelsclubb.com

"کبھی نہیں ابا" میرا جواب سن کر ابا مسکراتے ہوئے کمرے میں واپس جا چکے تھے.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"اس دن سے مجھے تراب نام سے محبت ہو گئی تھی. میرے زہن میں تراب کا جو نقشہ ہے تم اس کے بالکل برعکس ہو. کیونکہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ نور نہیں بناتے ان کیلئے کہیں نور نہیں. تم نے ٹھیک کہا تم سے شادی کرنا میری اپنی چوائس تھی. میں نے اپنے باپ کی بات نہیں مانی اور تم سے شادی کر لی مگر دیکھو تو ذرا آج میں کہاں کھڑی ہوں......مجھے میری خواہش نے سوائے خسارے کے کچھ نہیں دیا.... لیکن اب میں خود کو مزید نقصان نہیں پہنچا سکتی. تراب مجھے ڈائیورس چاہیے تم سے اگر طلاق نہیں دو گے تو میں خلع لے لوگی مگر مزید تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی. ایک بات اور صالحہ میرے ساتھ رہے گی... تم خوش رہو اپنی اس سو کالڈ "آزاد خیال" دنیا میں ہمیں اپنی دنیا بسانے دو جہاں تم نہیں ہو گے.....چلے جاؤ تراب....... نکل جاؤ ہماری زندگی سے اور کبھی پلٹ کر واپس آنے کی کوشش بھی مت کرنا....

میں صالحہ سے یہی کہوں گی اسکا باپ مر چکا ہے....چلے جاؤ یہاں سے....."اس نے تحمل سے میری بات سننے کے بعد کہا.

"تم جانتی ہو کہ مجھے ایسی باتیں اٹریکٹ نہیں کرتیں....اور تم یہ بھی جانتی ہو میں کبھی بھی زبردستی کا قائل نہیں رہا ہر معاملے میں تمہاری مرضی شامل رہی ہے اور اب اگر تم علیحدہ ہونا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا......میں ڈائورس پیپر بھیج دوں گا. صالحہ بھی تمہارے پاس ہی رہے گی. میں اسے نہیں سنبھال سکتا. چلتا ہوں مجھے ایک دوست سے ملنا ہے اور پھر میری فلائٹ کا وقت ہو جائے گا. گڈ بائے" اپنی بات پوری کرنے کے بعد وہ چلا گیا. ہمیشہ کیلئے. اسے جانا ہی تھا کبھی نہ واپس آنے کیلئے....وہ آیا ہی جانے کیلئے تھا.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

میرا اب زیادہ وقت کمرے میں ہی گزرتا تھا میں نے خود کو صالحہ میں گم کر لیا تھا. ابا اب بھی مجھ سے ضرورت کے علاوہ بات نہیں کرتے تھے ان کی ایسی بے رخی جس کی مجھے کبھی پرواہ نہیں تھی اب مجھے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی. اگر میں ان سے معافی نہیں مانگ رہی تھی تو وہ بھی مجھے نظرانداز کیے ہوئے تھے. مجھ میں ان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی.

ایک روز میں صالحہ کو کمرے میں سلا رہی تھی جب مجھے باہر سے ابا کی آواز آئی وہ مجھے ہی آواز دے رہے تھے میں حیران تھی. ایک عرصے بعد ابا نے مجھے خود سے اس طرح آواز دی تھی. میں صالحہ کو بیڈ پہ لٹا کر باہر کی طرف لپکی جہاں ابا ہاتھ میں ایک لفافہ تھامے کھڑے تھے. بغیر دیکھے ہی میں جانتی تھی کہ اس لفافے میں کیا ہے. ابا لفافہ میری طرف بڑھائے کھڑے تھے.

"یہ لندن سے تمہارا پارسل آیا ہے" میں نے ابا کے ہاتھ سے لفافہ لیا اور وہیں کھڑی کھول کر دیکھنے لگی میری توقع کے عین مطابق تراب کے بھیجے گئے تیسری

طلاق کے کاغذات تھے. جن کو دیکھ کر مجھے کوئی

احساس نہیں ہو رہا تھا بس رگ و پے میں ایک اطمینان دوڑ رہا تھا. میں نے ایک گہری سانس لینے کے بعد ابا کو دیکھا وہ بھی وہیں کھڑے مجھے دیکھ رہے تھے. میرے دیکھنے پر انہوں نے نظروں کا زاویہ بدلا اور وہاں سے جانے لگے مگر میری آواز پر انکے قدم وہیں رک گئے.

"ابا کیا ابھی تک ناراض ہیں اپنی بیٹی سے کیا مجھے معاف نہیں کریں گے؟" وہ میری طرف پیٹھ کیے کھڑے تھے میں ہاتھ جوڑے بالکل ابا کے سامنے جا کھڑی ہوئی. لفافہ میرے ہاتھوں کے درمیان لٹک رہا تھا.

www.novelsclubb.com

"ابا اب تو معاف کر دیں مجھے آپ کی ناراضگی میں برداشت نہیں کر پا رہی. آپکی بیٹی کو آپکی ضرورت ہے ابا اگر آپ نہیں معاف کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے معاف نہیں کریں گے" جانے کب سے رکے ہوئے آنسو میری پلکوں کی باڑ توڑ کر

برسنے لگے تھے. میرے خشک ہوئے آنسوؤں کو آج کھل کے برسنے کا موقع مل ہی گیا تھا.

"میری پیاری بیٹی میں نے آپکو معاف کیا. ایک باپ اپنی اولاد سے کبھی ناراض نہیں ہوتا بس اپنی اولاد کو سیکھانے کیلیئے مصنوعی ناراضگی کا چولا پہن لیتا ہے. باپ کبھی اپنی اولاد سے ناراض ہو ہی نہیں سکتا" ابا نے میرے ہاتھ نیچے گرا کر مجھے اپنے سینے سے لگایا. میں ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی. ابا کے آنسو میرے سر پر گر رہے تھے. میں نے سر اٹھا کر ابا کو دیکھا میں یک ٹک ان کی بھیگی آنکھیں دیکھنے لگی. میں نے ہاتھ بڑھا کر ان کی آنکھیں صاف کی. باپ کی آنکھ میں آنسو دیکھنا اولاد کیلیئے سب سے تکلیف دہ لمحہ ہوتا ہے. ماں کی آنکھیں بھیگ جائیں تو اتنا دکھ نہیں ہوتا مگر باپ کو روتے دیکھنا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے سینے پہ برچھی سے وار کیا ہو.

www.novelsclubb.com

اس دن مجھے ابا نے "آپ" کہہ کر بلایا تھا ورنہ جب تک تراب میری زندگی میں رہا ابا مجھے "تم" کہنے لگے تھے۔ اس دن مجھے میرا باپ واپس مل گیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"ابا کیا اللہ تعالیٰ بھی مجھے معاف کر دیں گے میں نے آپ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی کی تھی" اس دن ابا کے سامنے ان کی وہی چھوٹی سی مدحیہ کھڑی تھی جو اپنے باپ سے اسی طرح معصومیت سے سوال کیا کرتی تھی اور اسکا باپ اسے سادہ سے جواب پر نہیں ٹرخا دیتا تھا بلکہ اسے بتانے اور سمجھانے کیلئے ہر دفعہ کوئی نیا طریقہ اپناتا تھا اس دن بھی ویسا ہی ہوا ابا میری بات سن کر ہلکا سا مسکرائے اور مجھے لے کر وہیں لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئے۔ اماں جانے کہاں تھیں میں نے بھی زیادہ دھیان نہیں دیا میرا سارا دھیان ابا کی طرف تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپکی اس پریشانی کا بھی حل کیے دیتے ہیں چلو آپکو ایک قصہ سناتا ہوں. قصہ ہے بنی اسرائیل کا... سنناچاہیں گی؟"میں نے فوراً اثبات میں سر ہلادیا اس وقت میں صرف اور صرف ابا کو سنناچاہتی تھی.

"قصہ کچھ یوں ہیں کہ بنی اسرائیل پر ایک زمانے میں قحط پڑ گیا مدتوں سے بارش نہیں ہوئی تھی لوگ پریشان تھے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے بارش کیلئے دعا کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام لوگوں کو لے کر بستی سے باہر چل نکلے اس وقت ان کے ساتھ تقریباً 70 ہزار لوگ تھے. حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی لیکن بارشِ نا ہوئی حضرت موسیٰ کو تعجب ہوا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا قبول نہ ہونے کی وجہ پوچھی تب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ: اے موسیٰ ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو گزشتہ چالیس سالوں سے گناہ کررہا ہے اور ابھی تک گناہوں پر مصر ہے آپ لوگوں میں اعلان کردیں گے وہ نکل جائے اسکی یہاں موجودگی کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہو رہی" مختصراً حضرت موسیٰ

www.novelsclubb.com

نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا. اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسکی بات کر رہے ہیں اب اس کو یہ ڈر تھا کہ سب کے سامنے باہر نکلوں گا تو جگ ہنسائی ہو گی اور ان کے درمیان رہا تو اسکی وجہ سے دعا قبول نہیں ہو گی. اس نے وہیں کھڑے اپنی چادر میں منہ چھپا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے اسے فوراً معاف کرتے ہوئے بارش برسادی. حضرت موسیٰ حیران ہوئے کہ ان لوگوں میں سے تو کوئی باہر نہیں نکلا پھر بارش کیسے برس گئی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ: اے موسیٰ اس شخص نے مجھ سے معافی مانگ لی ہے توبہ کر لی ہے میں نے اسے معاف کر دیا اور بارش برسادی. حضرت موسیٰ نے اس شخص کو دیکھنے کی آرزو کی تو اللہ تعالیٰ نے اتنا پیارا جواب دیا نہیں" ابا ایک لمحے کیلیئے سانس لینے کو رکے اور میں بے صبری سے ان کے بولنے کا انتظار کرنے لگی.

" ابا اللہ تعالیٰ نے کیا کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو" ابا میری بے صبری پر مسکرائے اور کہنے لگے.

"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ میں نے اس شخص کو اس وقت رسوا نہیں ہونے دیا جب وہ میری نافرمانی کرتا تھا اب تو وہ میرا مطیع ،فرمانبردار بن گیا اب میں کیونکر اسے رسوا کروں گا"

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"مدحیہ بیٹا مجھے نہیں معلوم آپ نے کیا سیکھا ہے اس قصے سے ہر انسان قصوں کہانیوں یہاں تک کے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بھی اپنی فہم کے مطابق مطلب اخذ کرتا ہے میں نے اس واقعے سے جو سیکھا وہ میں آپ کو بتاتا ہوں......ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں ہمارے عیبوں کو اشتہار لگا ہر ہمیں سب کے سامنے پوائنٹ آؤٹ کر کے ہمیں رسوا نہیں ہونے دیتے. کیونکہ وہ اپنے بندوں سے بے جا پیار کرتے ہیں. ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا نا کہ جو ہمیں پسند ہیں کوئی انہیں برا بھلا کہے وہ تو پھر الودود ہے. اور دوسرا یہ کہ اس شخص نے چالیس

سال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے ایک دفعہ معافی مانگنے پر معاف کر دیا. ہم بھی تو اسی رحمن کے بندے ہیں نا تو پھر ہمیں معافی کیوں نہیں ملے گی. مدحیہ بیٹا اللہ تعالیٰ تو بس اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ میرے بندے میری طرف رجوع کریں مجھ سے معافی مانگیں اور میں انہیں فوراً معاف کر دوں. اللہ تعالیٰ سے جیسا گمان کیا جائے پھر وہ بھی خود کو ویسا ہی ظاہر کرواتے ہیں. آپ بھی اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھ کر ان سے معافی طلب کر وہ بھی آپ کے سامنے غفور الرحیم ہی ظاہر ہوں گے. سمجھیں؟؟؟" میں نے اثبات میں سر ہلایا اور ابا نے خوشی سے ماتھا چوم لیا. اس دن میری زندگی سے تراب کا باب ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا تھا.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

جس طرح مجھے میرا باپ سمجھتا ہے اس طرح کوئی نہیں نہیں سمجھ سکتا۔" ماں باپ سے محبت ہونا فطری عمل ہے لیکن آج مجھے اعتراف کر لینے دو صالحہ جتنی محبت مجھے اپنے باپ سے ہے اتنی محبت میں کبھی اپنی ماں سے اس کے مرنے کے بعد بھی نہیں کر سکی۔

میں نے آج تک تم سے اپنا ماضی اسی لیے چھپا کے رکھا کہ میں خود کو تمہاری مجرم سمجھتی ہوں تمہیں تمہارے باپ کے ہوتے ہوئے بھی اس سے دور کر دیا یہ جرم کم تو نہیں۔ لیکن میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ تمہیں کسی چیز کی کمی نا ہو اور میں نہیں جانتی میں اپنی کوشش میں کس حد تک کامیاب رہی ہوں۔ جس دن تم نے ابا کو نانا کہنے کی بجائے میری طرح ابا کہنا شروع کیا تھا اس دن میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی تمہیں تراب سے بھی بہتر باپ مل گیا تھا۔ ابا نے بھی تمہیں ایک باپ کی طرح ہی پیار دیا ہے اور آج تمہیں احان کے ساتھ خوش دیکھ کر مجھے ابا کے انتخاب پر رشک آتا ہے۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا بیٹا اپنی ماں کو معاف کر دو

صالحہ "آج میں اپنی بیٹی کی عدالت میں مجرم بنی کٹہرے میں کھڑی تھی اور آج مجھے پہلی دفعہ احساس ہو رہا تھا میرے ماں باپ اس دن کیا گزری ہو گی جب میں نے ان سے تراب کو اپنے لیے مانگا تھا

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"امی آپ کیوں مجھے گنہگار کر رہی ہیں مجھے نہ پہلے آپ سے کبھی کوئی شکایت تھی نا ہی اب ہے. اگر آپ آج بھی کچھ نہ کہتی تو بھی مجھے آپ سے کبھی کوئی گلہ نہیں ہونا تھا..... مجھے آپکی بیٹی ہونے پر فخر ہے امی کیونکہ مجھے صالحہ بھی آپ ہی نے بنایا ہے میں اپنے باپ سے نفرت کرنا چاہتی ہوں لیکن کر نہیں پا رہی. میرے باپ نے ایک دفعہ بھی میری خبر لینے کی کوشش نہیں کی، امی آپ نے مجھے صرف محبت کرنا سکھائی ہے کبھی نفرت کرنا تو سکھائی ہی نہیں. مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے..... خدارا ایسی باتیں کر کے مجھے گنہگار تو مت کریں" اس وقت کمرے میں تین نفوس کے ہوتے ہوئے بھی خاموشی کا راج تھا جسے احان کی آواز نے توڑا.

www.novelsclubb.com

"آنٹی ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"

"احان آج جو بھی تم دونوں کے دل میں ہے پوچھ لو بیٹا. تم دونوں اللہ تعالیٰ کے گھر جارہے ہو اور میں نہیں چاہتی اللہ کے گھر حاضری دیتے ہوئے تم دونوں کے دل میں میرے لیے کوئی شکایت باقی رہے" تین دن بعد صالحہ اور احان دونوں عمرے پر جارہے ہیں اسی لیے آج وہ میرے پاس رکے ہوئے ہیں

"آنٹی میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا بس ایک سوال ذہن سے چپک گیا ہے اگر نہ پوچھا تو مجھے بے چینی ہوتی رہے گی"

"کوئی بات نہیں بیٹا تم کھل کے پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو"

"شادی سے ایک رات پہلے آپ کو ترا... میرا مطلب انکل کہاں لے کر گئے تھے "احان نے جھجھکتے اپنا سوال میرے سامنے رکھا اس کا سوال سن کر میں تلخی سے مسکرائی. اس کا سوال سن کر میری آنکھوں کے پردوں پر آج سے تئیس سال سے پہلے میری مہندی کی رات لہرانے لگی

"اس رات صالحہ کا باپ مجھے اپنی دنیا سے متعارف کرانے اپنے ساتھ لے گیا تھا.

○○

ماضی:-

میرے ساتھ چلو تھوڑی دیر میں آجائیں گے کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوگا"

"میں ؟؟؟؟ لیکن میں کیسے جاسکتی ہوں تمہارے ساتھ کل نکاح ہے اور......."

"تم چل رہی ہو کہ نہیں ؟" وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھا، میں وہاں سے اٹھ کر کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوگئی جہاں آسمان پر چاند اپنی آب وتاب سے چمک رہا تھا. اسکی چمک اور خوبصورتی مجھے اپنی طرف کھینچ رہی تھی. میں نے کھڑکی سے اپنا رُخ واپس موڑا جہاں تراب میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے کھڑا تھا. اس وقت میرے ذہن بہت سی آوازیں گونج رہی تھیں...... ابا کی آواز جو مجھے بچپن میں

آدم علیہ السلام کی نافرمانی کا قصہ سنا رہے تھے.....مال میں بیٹھی اس لڑکی کی آواز جو حدیث سنا رہی تھی....میرے اپنے موبائل سے گونجنے والی آواز جس میں سورۃ الفلق پڑھی جا رہی تھی.....میں نے اپنے ذہن میں اٹھنے والی ساری آوازوں کو جھٹک دیا اور تراب کا میری طرف بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا.اس کا ہاتھ تھامتے ہی ایک دم ساری آوازیں آنا بند ہو گئی.ہر طرف سکوت چھا چکا تھا.ایسی خاموشی میں نے اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی.وہاں قبر میں اترنے کے بعد والی خاموشی اور اندھیرے کا راج تھا.لیکن اس وقت میں اس اندھیرے کو پہچان ہی نہیں سکی.

www.novelsclubb.com

وہ مجھے اپنے دوستوں سے ملوانے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا....وہ کوئی ہوٹل تھا جہاں سے اٹھنے والی میوزک کی آواز میں اتنی دور پارکنگ میں بھی سن سکتی تھی.میں اس کے ساتھ اندر گئی وہاں کا ماحول دیکھ کر میں ٹھٹکی تھی وہ تو کوئی اور ہی

دنیا تھی وہاں کا ماحول ایسا ہی تھا جیسا ایک کلب کا ہوتا ہے. میں ایک لمحے کیلئے رک گئی تھی

"ارے تم رک کیوں گئی چلو بھی پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں" تراب مجھے رکتے دیکھ کر کہنے لگا

"تراب میں یہاں ان سکیور فیل کر رہی ہوں"

"کچھ نہیں ہوتا مد حو میں ہوں نہ تمہارے ساتھ تو پھر کیسی ان سیکیورٹی کچھ نہیں ہو گا اب چلو بھی میرے دوست کھڑے انتظار کر رہے ہیں" وہ میرا ہاتھ تھامے چل پڑا میں نے لاشعوری طور پر دوسرے ہاتھ سے بھی اس کے بازو کو مضبوطی سے جکڑ لیا. وہ مجھے اپنے دوستوں سے ملواتا رہا اور میں ملتی رہی. وہاں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا عجیب سرشاری سی کیفیت تھی. وقت کا احساس تب ہوا جب اچانک میری نظر وہاں وال کلاک پر گئی جو 4:45 بجا رہی تھی. میں نے فوراً تراب سے گھر چلنے کیلئے کہا کیونکہ فجر ہونے میں کچھ ساعتیں ہی باقی تھیں اور ابا فجر سے

پہلے ہی جاگ جاتے ہیں. اس نے بھی فوراً مجھے گھر چھوڑ دیا. اور آج تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا کہ میں نے وہ رات گھر سے باہر گزاری.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"اگر کوئی اور سوال پوچھنا چاہتے ہو تو ابھی پوچھ لو. میں آج بہت ہمت جمع کیے تم دونوں کے سامنے اس طرح کھڑی ہوئی ہوں آج مجھے تم دونوں کے سوالوں کے جواب دینے ہیں اگر آج نہیں دیئے تو کبھی نہیں دے سکوں گی. احان کبھی میری وجہ سے صالحہ سے بدگمان مت ہونا بیٹا.... صالحہ اپنی ماں جیسی بالکل بھی نہیں ہے وہ سچ میں صالحہ ہے"

"آنٹی آپ مجھے میری ہی نظروں سے گرا رہی ہیں..... میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں صالحہ کو میری ذات سے کوئی دکھ نہیں پہنچے گا" صالحہ نے اپنے شوہر کو تشکر بھری نظروں سے دیکھا اور مجھ سے کہنے لگی.

"امی آپ تو کہتی ہیں ہیں نکاح میں بڑی برکت ہوتی ہے اور الحمدللہ میں نے وہ برکت اپنے اور احان کے رشتے میں محسوس بھی کی ہے. آپ نے بھی تو میرے باپ سے نکاح کیا تھا نا تو پھر آپ کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟" وہ میری گود میں سر رکھے چت لیٹی چھت پہ چلتے پنکھے کو گھومتا ہوا دیکھ رہی تھی اور میری انگلیاں اس کے بالوں میں چل رہی تھیں.

"کیونکہ صالحہ تمہیں احان سے محبت شادی کے بعد ہوئی ہے بیٹا. لیکن مجھے تراب سے محبت شادی سے پہلے ہی ہو گئی تھی"

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ شادی سے پہلے محبت ہونا گناہ ہے" اس نے اپنی آنکھوں کو اوپر اٹھاتے ہوئے مجھ سے پوچھا.

"نہیں صالحہ میں یہ نہیں کہہ رہی.... محبت پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا وہ تو بس ہونی ہوتی ہے اور ہو جاتی ہے. لیکن جو محبت اللہ کی محبت پر غالب آجائے وہ گناہ کہلاتی ہے. میرے ساتھ بھی یہی ہوا تھا میں نے اللہ کی محبت کو چھوڑ کر تراب کی محبت کو

چناتھاتو بتاؤ ذرا ہمارے رشتے میں برکت کیسے آتی؟........ہم انسان اپنی محبت میں شراکت برداشت نہیں کر سکتے وہ تو پھر وحدہ لاشریک ہے. وہ کیسے شراکت معاف کر سکتا ہے. میں یہی گناہ کر بیٹھی تھی....اب تم دونوں اللہ کے گھر جارہے ہو تو اپنی اس ماں کیلیئے دعا کرنا اللہ مجھے معاف کر دیں..... کہنا کہ اے اللہ آپکی بندی بڑی شرمسار ہے اسے معاف کر دیں....معاف کر دیں مجھے......یااللہ معاف کر دیں......"میں روتے ہوئے یہی دہرائے جارہی تھی اور مجھے روتا دیکھ کر صالحہ کمرے سے نکل گئی. اسے بھی اپنے باپ کی طرح میری آنکھوں میں آنسو بالکل پسند نہیں ہیں.....اسے بھی اپنے باپ کی طرح میری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے....وہ مجھے ایک حرف تسلی کہے بنا باہر نکل گئی.

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

کمرے سے نکلتے ہوئے صالحہ کی نظر اپنے نانا پر پڑی ان کے چہرے سے واضح ہو رہا تھا کہ وہ ان سب کی باتیں سن چکے ہیں. صالحہ انہیں نظرانداز کرتی باہر لان کی طرف بھاگ گئی.

لان کے وسط میں گھاس پر بیٹھی اپنا سر گھٹنوں پر رکھے ہاتھ ٹانگوں کے گرد باندھے گھاس کو دیکھتی رو رہی تھی. اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا. وہ بغیر دیکھے بھی جانتی تھی کہ اسکے ساتھ کون آکر بیٹھا ہے.

"ابا آپ جانتے ہیں نا اس رات امی میرے باپ کے ساتھ گئی تھیں" وہ بغیر دیکھے اپنے نانا سے مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں اولاد کو یہ زعم کیوں ہوتا ہے کہ ماں باپ ان کی حرکتوں سے بے خبر ہیں. جبکہ ایسا نہیں ہے ماں باپ کو اپنی اولاد کی چھوٹی سے چھوٹی حرکت کا بھی پتہ ہوتا ہے. اس رات بھی نہ صرف میں نے بلکہ حمدہ بیگم نے اور مدحیہ کے ماموں نے بھی دیکھا تھا اسے تراب کے ساتھ آتے بھی اور جاتے ہوئے بھی. لیکن ہم نے

چپ سادھ لی...... ہم ماں باپ ہیں مدحیہ کے اور ماں باپ تو ہوتے ہی اولاد کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کیلئے....... ویسے بھی جس گناہ کا پردہ خود اللہ تعالیٰ رکھ رہے تھے ہم کیونکر اسے بے پردہ کرتے۔" صالحہ اپنے نانا کی بات سن کر خوش ہوئی تھی اسے اپنے نانا سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔

"ابا آپ کو ایک بات بتاؤں..... امی آج بھی میرے باپ سے محبت کرتی ہیں"

"میں جانتا ہوں بیٹا..... لیکن پہلے کی محبت میں اور اب کی محبت میں بہت فرق ہے" صالحہ نے جھٹ سے اپنا سر اٹھا اپنے نانا کو دیکھا۔

"کیا مطلب ابا؟..... محبت کیسے بدل سکتی ہے"

"صالحہ بیٹا محبت نہیں بدلتی، محبت وہی رہتی ہے بس اس کے تقاضے بدل جاتے ہیں..... پہلے مدحیہ نے تراب سے اپنے لیے محبت کی لیکن اب جو وہ محبت کر رہی ہیں وہ فی سبیل اللہ ہے" صالحہ کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ اسے اپنے نانا کی بات کی سمجھ

www.novelsclubb.com

نہیں آئی لیکن وہ خاموش رہی جانتی تھی اس کے نانا اس کی یہ مشکل حل کر دیں گے.

"ابھی آپ کی ماں نے کہا نا کہ محبت پر کسی کو اختیار نہیں ہوتا.... مدحیہ بھی اس معاملے میں بے بس ہے..... وہ تراب کو بھلا نہیں پائی.... لیکن اب وہ اسکی محبت کو اللہؐ کی محبت پر غالب نہیں آنے دیتی....... بس اتنی سی بات ہے.... وہ تراب سے نفرت کر ہی نہیں سکتی." صالحہ یک ٹک اپنے نانا کا چہرہ دیکھ رہی تھی وہ اسے محبت کی کونسی قسم بتا رہے تھے جو ختم ہو کر بھی ختم نہیں ہوئی تھی.... یہ کیسی محبت ہے جو مر کر بھی امر ہو چکی ہے

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

"صالحہ......... اووو ایم سوری... میں نے ڈسٹرب کر دیا آپ کو مجھے لگا صالحہ اکیلی ہے اسی لیے چلا آیا" صالحہ

نے ایک نظر احان کو دیکھا اور پھر اپنی سابقہ حالت میں بیٹھ گئی.

"ارے نہیں بیٹا آپ نے بالکل بھی ڈسٹرب نہیں کیا. میں بس اندر جا ہی رہا تھا...... میں جاتا ہوں اپنی بچی کو سنبھالنے تم اپنی بیوی کو سنبھالو" احان ان کی بات پہ مسکرانے لگا اور ان کی چھوڑی جگہ پر صالحہ کے ساتھ بیٹھ گیا. صالحہ نے بے اختیار اپنا سر اسکے شانے سے ٹکا دیا. احان نے بھی اپنا بازو اسکے گرد پھیلاتے ہوئے جیسے اسے اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلایا تھا.

"احان آپ کبھی مجھ سے یا امی سے بدگمان تو نہیں ہوں گے نا"

"تمہیں پتہ ہے صالحہ باہر آنے سے پہلے میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم مجھے آزمانے نہ بیٹھ جاؤ اور دیکھو تم میری امیدوں پر پورا اتر رہی ہو"

"آزما تو نہیں رہی بس اپنا خدشہ ظاہر کیا ہے"

"دیکھو صالحہ آنٹی کے ساتھ جو ہوا وہ ان کی قسمت میں ایسے ہی ہونا لکھا تھا اور میری کیا اوقات کہ میں کسی کو اس کے ماضی کی وجہ سے جج کروں.....اور جہاں تک بات ہے تمہاری... تمہیں میرے لیے اللہ نے چنا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی دی

www.novelsclubb.com

ہوئی اتنی پیاری نعمت کی ناشکری کر کے اللہ کا نافرمان نہیں بننا چاہتا.... تمہارے دل میں میرے حوالے سے جو بھی خدشات، وسوسے ہیں انہیں نکال دو صالحہ...... میں پوری کوشش کروں گا تمہیں خوش رکھنے کی.... میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں میری ذات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی... چلو شاباش اب آنسو صاف کرو روتے ہوئے بالکل چڑیل لگ رہی ہو" صالحہ نے جھٹ سر اٹھا کر احان کو خفگی سے دیکھا لیکن اس کی مسکراہٹ دیکھ کر اس کی شرارت سمجھتے ہوئے وہ بھی اسکے ساتھ مسکرانے لگی. صالحہ نے احان کے بائیں طرف آسمان پر چودھویں رات کا پورا چاند دیکھا جو اپنی روشنی سے اندھیری رات کو منور کیے ہوئے تھا. اس چاند سے نظر ہٹا کے اس نے اپنے ساتھ بیٹھے چاند کو دیکھا وہ بھی اپنے نام کی طرح صالحہ کی زندگی میں روشنی پھیلانے ہی آیا تھا..... آسمان پر چمکتے چاند کیلئے صالحہ کو چکور بننا پڑتا تھا لیکن ایک اسکے ساتھ بیٹھا چاند ہے جو صالحہ کیلئے چکور بن جاتا ہے. اسے اپنے چاند پہ فخر ہے.

ہیں لبریز آہوں سے ٹھنڈی ہوائیں

اداسی میں ڈوبی ہوئی ہیں گھٹائیں

محبت کی دنیا پہ شام آچکی ہے

سیہ پوش ہیں زندگی کی فضائیں

مچلتی ہیں سینے میں لاکھ آرزوئیں

تڑپتی ہیں آنکھوں میں لاکھ التجائیں

تغافل کی آغوش میں سو رہے ہیں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہارے ستم اور میری وفائیں

مگر پھر بھی اے میرے معصوم قاتل

تمہیں پیار کرتی ہیں میری دعائیں

(تمت بالخیر)

www.novelsclubb.com

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں غاسق کو اس طرح لکھوں گی. یہ کہانی یک طرفہ ہے میں نے اسے جتنی دفعہ بھی دو طرفہ کرنے کی کوشش کی اتنی دفعہ ہی ناکام رہی. لیکن اس کو دلچسپ بنانے کی میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے. امید کرتی ہوں آپ کو پسند آئے گی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب سے اہم بات میں ان تین لوگوں کی شکر گزار ہوں جن کے بغیر غاسق کی تکمیل ناممکن تھی. سب سے زیادہ ممنون میں محمد حسن آپ کی ہوں جنہوں نے مجھ سے غاسق لکھوایا. اگر میں یہ کہوں کہ غاسق آپ کی تحریر ہے تو غلط نہیں ہو گا.

میں اپنی بہن مہوش جاوید کی شکر گزار ہوں جو زندگی کے ہر مسئلے میں میرے لیے ڈھال بن جاتی ہے اس کہانی کو لکھنے میں بھی اس نے ایک ڈھال کا کام ہی انجام دیا ہے. سب سے آخر پہ میں اپنی کزن تہمیمہ نواز کی شکر گزار ہوں جس کی مدد کے بغیر یہ کہانی ادھوری رہتی.

آپکو کہانی کیسی لگی آپ مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرنے کرنے کیلئے مجھے میرے انسٹا گرام اکاؤنٹ پر بھی بتا سکتے ہیں

@behind._the._pencil

@sahrish_jb